www.emarsiya.com

۴۱

[illegible]

پھرتی ہے صدا شکل لبیز دیدۂ تر مین
اک آگ سی ہر وقت بھڑکتی ہے جگر مین

۴۲

[illegible]

اک درد سا ہر مرتبہ اٹھتا تھا جگر مین
آنکھون کا گیا نور غم نور نظر مین

۴۳

[illegible]

یون ہے جگر حضرت شبیر تڑپتا
جس طرح ہو بسمل تہ شمشیر تڑپتا

۴۴

[illegible]

سب خاک ہے جب گود کا پالا ہی نہ ہووے
اندھیر ہے جب گھر کا اجالا ہی نہ ہووے

۴۵

[illegible]

یہ داغ کوئی حضرت شبیر سے پوچھے
یہ درد کوئی بانوے دلگیر سے پوچھے

۴۶

[illegible]

نہ بیاہ ہوا ہے نہ ابھی پھولے پھلے ہین
ارمان بھرے مرنے کو میدان مین چلے ہین

۴۷

[illegible]

کیون بھڑکے نہ آتش دل صد چاک کے اندر
جو چھاتی پہ لوٹے وہ چھپے خاک کے اندر

۴۸

[illegible]

کچھ سوچ کے جب دیکھتے ہین رو کے پسر کو
ہاتھون سے پکڑ لیتے ہین شبیر جگر کو

۴۹

[illegible]

پھر پائین کہان گود سے کھوتے ہین حضرت
کچھ بن نہین آتی ہے تو روتے ہین حضرت

www.emarsiya.com

۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اکبر کی جدائی میں تو اندیشۂ جان ہے
اس آگ میں جلنے کی مجھے تاب کہاں ہے

۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس وقت کسی کا نہیں کچھ دھیان ہے بابا
اب مرگ جدائی ہی کا ارمان ہے بابا

۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مرنے کا ارادہ نہ ابھی تم کرو بیٹا
بابا کی غریبی پہ ترحم کرو بیٹا

۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک ایک گھڑی زیست کی دشوار ہوئی ہے
سو صدموں میں اک جان گرفتار ہوئی ہے

۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو چاہو کہو جائے شکایت نہیں بیٹا
ہاں ماں کی برابر ہمیں الفت نہیں بیٹا

۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آمادۂ غارت کوئی جلاد نہ ہوگا
تم ہوگے تو گھر باپ کا برباد نہ ہوگا

۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رخصت کی تمنا ہی جو خبر پائینگی اکبر
سر ننگے [illegible] گھر سے نکل آئینگی اکبر

۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
الفت کو مری تم نہیں اے لال سمجھتے
اولاد جو ہوتی تو مرا حال سمجھتے

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اولاد کی نہ بیاہ کے ہونے کی خوشی ہے
گر ہے تو ہمیں گور میں سونے کی خوشی ہے

www.emarsiya.com

۴۵

[illegible]

کسطرح فدا آج نہ ہو تشنہ جگر ہو
فرزند تو گھر میں رہے اور قتل پدر ہو

۴۶

[illegible]

مجھ سے کہو گر شہ کا ادب کرتے ہو بیٹا
کس چیز کو بابا سے طلب کرتے ہو بیٹا

۴۷

[illegible]

افسوس کہ اٹھ گئے تو شریک شہدا ہوں
ہم والد ماجد پہ نہ میدان میں فدا ہوں

۴۸

[illegible]

کی عرض کہ صبر آپ کا مشہور ہے بابا
حضرت نے کہا بیکس و مجبور ہے بابا

۴۹

[illegible]

تم سے تو زیادہ کوئی پیارا نہیں اکبر
تیری خفگی ماں کو گوارا نہیں اکبر

۵۰

[illegible]

اکبر کی جدائی تو اٹھائی نہیں جاتی
ہاتھوں سے یہ دولت تو گنوائی نہیں جاتی

۵۱

[illegible]

شہ نے کہا تقدیر سے چارا نہیں بیٹا
پر قید ہو تم یہ بھی گوارا نہیں بیٹا

۵۲

[illegible]

پوچھو تنگی کہا کیا جو مرا لال خفا ہے
آزردہ کیا تمکو مجھے شہ سے گلا ہے

۵۳

[illegible]

بیٹے کی جوانی کا نہ ماتم کرو اماں
ایسا ہمکو شاد شہ عالم کرو اماں

۴۳۰

[illegible]

غیرت تو مرے لال کی مشہور ہے صاحب
اب کیجیے وہی جو انھیں منظور ہے صاحب

۴۳۱

[illegible]

ہاں صدقے گئی روؤ نہ بیٹا علی اکبرؑ
رخصت بھی کیا دودھ بھی بخشا علی اکبرؑ

۴۳۲

[illegible]

تصویر نظر آ گئی محبوب خدا کی
اک دھوم ہوئی صل علا صل علا کی

۴۳۳

[illegible]

یاور کوئی ظاہر خدا دے ترے غم میں
درپیش یہی راہ ہے ہمکو کوئی دم میں

۴۳۴

[illegible]

دیدار سے اپنے ہمیں ترساؤ گے بیٹا
اللہ ہی پھیرے گا تو پھر آؤ گے بیٹا

۴۳۵

[illegible]

یہ گیسو و رخ دیکھ کے حیرت ہے نظر کو
دو راتوں نے کس حسن سے گھیرا ہے قمر کو

۴۳۶

[illegible]

حسرت کوئی سفارش سے رضا مجکو ملی ہے
بس کٹ گئے دو دم ابھی یہ تمنا دلی ہے

۴۳۷

[illegible]

فرمایا کہ تم نے ہمیں چھوڑا علی اکبرؑ
کس وقت میں منھ باپ سے موڑا علی اکبرؑ

۴۳۸

[illegible]

آہو کی یہاں چشم سیہ فام خجل ہے
شرمندہ ہے نرگس گل بادام خجل ہے

www.emarsiya.com

[illegible]

دانتوں میں ہے تابندگی اختر سے زیادہ
بے آبی ہے پر آب ہے گوہر سے زیادہ

[illegible]

ذہن شعرا میں بھی یہ جودت نہیں دیکھی
بجلی میں کبھی اس طرح کی سرعت نہیں دیکھی

[illegible]

بس لڑنے کو باقی ہی اک شہ کا پسر ہے
بیجان کیا اسکو تو مہم جنگ کی سر ہے

[illegible]

کیوں ملتے نہیں سینے کہ بڑا رنج و تعب ہے
برچھی تنے وہ سینہ ہوا مجروح غضب ہے

[illegible]

کیا دل ہے کہ سرور نے سنبھالا ہے جگر کو
مرنے کو بھلا بھیجے گا کون ایسے پسر کو

[illegible]

کچھ چھوڑا نہ گھر میں نہ شہنشاہ امم کے
لے لیجیو تم چادریں تک سر سے حرم کے

[illegible]

سر سینے کو آئے ہیں عجب جاہ و حشم سے
ثابت قدمی ملتی ہے آنکھوں کو قدم سے

[illegible]

کیا قہر ہے مر جائے جو لخت جگر ایسا
ہاتھوں سے گنوایا نہیں جاتا پسر ایسا

[illegible]

چمکا کے جو شمشیر چلے فوج عمر میں
اک برق غضب کوند گئی سب کی نظر میں

www.emarsiya.com

۴۴۶

[illegible]

مسمار صفیں ہو گئیں اکبر جدھر گئے
ہر ہاتھ میں کشتے بھی برابر نظر آئے

۴۴۷

[illegible]

شادی بھی دیکھی کہ چھٹے باپ ماں سے
اکبر تو ترا ارمان ہی جاتے ہیں جہان سے

۴۴۸

[illegible]

زندہ ترا اکبر نہ پھریگا یہ یقیں ہے
بانو مرا دل کہنے میں اسوقت نہیں ہے

۴۴۹

[illegible]

لڑتا تھا پسر جان پہ حضرت کے بنی تھی
یاں برچھیاں چلتی تھیں وہاں تیغ زنی تھی

۴۵۰

[illegible]

یارب وہ رہے خلق میں اور کوچ کروں میں
اکبر صد و سی سال جیے اور مروں میں

۴۵۱

[illegible]

ہوتی نہیں اسوقت تسلی مرے جی کو
پھر ایک نظر دیکھ لوں ہمشکل نبی کو

۴۵۲

[illegible]

لوٹا مجھے بلوا کے ستمگاروں نے گھر سے
اٹھارہ برس بعد میں چھٹتا ہوں پسر سے

۴۵۳

[illegible]

میدان میں یہ غل کیا ہے گھبراتی ہوں میں بھی
اب بیٹھی خیمہ سے نکل آتی ہوں میں بھی

۴۵۴

[illegible]

مارا انہیں ہمشکل رسول عربی کو
سوراخ کیا ہے جگر سبط نبی کو

www.emarsiya.com

۵۵

[illegible]

تن ٹکڑے ہے چھاتی مری تیروں سے چھنی ہے
لشکر شکنی ہو چکی اب جان شکنی ہے

۵۶

[illegible]

قوت تو وہ سب لے گئے بابا کے جگر کی
لاش اٹھیگی کسطرح پدر سے پسر کی

۵۷

[illegible]

یہ کہکے مجھے پاس بلا لو کہ یہاں ہوں
معلوم نہیں تم ہو کدھر اور میں کہاں ہوں

۵۸

[illegible]

تنہا ہوں میں کون اب مجھے پہونچائیگا بیٹا
کیونکر ترے لاشے کو پدر لائیگا بیٹا

۵۹

[illegible]

داغ اپنی جدائی کا مجھے دے گئے بیٹا
کچھ تاب و تواں تھی سو وہ تم لے گئے بیٹا

۶۰

[illegible]

اے غنچہ دہن تجھ سے کوئی بات تو ہوتی
چلتے ہوئے بابا سے ملاقات تو ہوتی

۶۱

[illegible]

صدمے سے ترے باپ بھی مرنے کے قریں ہے
آواز تو دو سینے میں دم ہے کہ نہیں ہے

۶۲

[illegible]

کن آنکھوں سے دیکھوں یہ ستم ای علی اکبرؑ
میں لٹ گیا اس دشت میں ہے ہے علی اکبرؑ

۶۳

[illegible]

نزدیک اجل پہونچی ہوا درد زباں سے
لیں ہم بھی حسرت لیے جاتے ہیں جہاں سے

www.emarsiya.com

۱۶۴ [illegible]	۱۶۵ [illegible]	۱۶۶ [illegible]
اب پکڑے ہوئے پردے کو زینب تو کھڑی ہے اور خاک پہ مادر تری بیہوش پڑی ہے	پیاس نے پسر کی نہ بھلا دیجیو اماں پانی پہ مری نذر دلا دیجیو اماں	یارب کسی عنوان مرے عیبوں کو بحل کر صدقہ علی اکبر کا گناہوں کو بحل کر

سلام

[illegible] سینہ ہمارا

[illegible] ہمارا

دل صاف ہے [illegible] کینہ ہمارا

[illegible] ہمارا

[illegible] خاک میں [illegible]

اس خاک سے [illegible] ہمارا

[illegible] سینہ ہمارا

قطعہ

کشتی میں بھی [illegible] ساتھ چھوڑا

سب [illegible] سفینہ ہمارا

[illegible]

حبیب

[illegible] ہمارا

[illegible] ہمارا

[illegible] اب [illegible] ہمارا

[illegible] ہمارا

علی

[illegible] ہمارا

[illegible] ہمارا

[illegible] سفینہ ہمارا

[illegible] ہمارا

تمام شد